بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَعَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یومِ جمعرات

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ - ۱۳ احسان ۱۳۴۷ش - ۱۳ جون ۱۹۶۸ء	نمبر ۱۳۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو عظیم الشان انقلاب آنحضرتؐ نے پیدا کر دکھایا وہ کسی نبی کی زندگی میں نظر نہیں آتا

یہ آپ کی اعلیٰ درجہ کی قوتِ قدسی اور اللہ تعالیٰ سے شدید تعلقات کا نتیجہ تھا

"بجز خدا تعالیٰ کے اور کوئی مخلوق اور ہستی نہیں ہے جس کی طرف انسان توجہ کرے اور اس سے کچھ مانگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک ذات کے عاشقِ زار اور دیوانہ ہوئے اور پھر وہ پایا جو دنیا میں کبھی کسی کو نہیں ملا۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر محبت تھی کہ عام لوگ بھی کہا کرتے تھے کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰی رَبِّہٖ یعنی محمدؐ اپنے رب پر عاشق ہو گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

حقیقت میں انبیاء علیہم السلام کو جو شرف ملا اور جو نعمت حاصل ہوئی وہ اسی وجہ سے اور اگر کوئی پاسکتا ہے تو اسی ایک راہ سے پاسکتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑا اور قوم اور برادری کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ خدا تعالیٰ نے بھی وہ وفا کی کہ ساری دنیا جانتی ہے۔ جس مکہ سے آپؐ نکالے گئے تھے اسی مکہ میں ایک شہنشاہ کی شان اور حیثیت سے داخل ہوئے۔ قوم اور برادری نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ ایذا رسانی کا باقی نہیں چھوڑا۔ لیکن جب خدا تعالیٰ ساتھ تھا وہ کچھ بھی بگاڑ نہ سکے۔ مَیں یقیناً جانتا ہوں اور نبیوں اور رسولوں کی زندگی اس پر گواہ ہے کہ وہ چونکہ اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اس لئے وہ نہیں مرتے جب تک کہ ان کی مرادیں پوری نہ ہو جائیں۔ اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو لیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں دنیا کے لئے نہ تھیں بلکہ آپ کی دعائیں یہ تھیں کہ بت پرستی دور ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور یہ انقلابِ عظیم میں دیکھ لوں کہ جہاں ہزاروں بت پوجے جاتے ہیں وہاں ایک خدا کی پرستش ہو۔ پھر تم خود ہی سوچو اور مکہ کے اس انقلاب کو دیکھو کہ جہاں بت پرستی کا اس قدر چرچا تھا کہ ہر ایک گھر میں بت رکھا ہوا تھا۔ آپؐ کی زندگی میں ہی سارا مکہ مسلمان ہو گیا۔ اور ان بتوں کے پجاریوں ہی نے ان کو توڑا اور ان کی مذمت کی۔ یہ حیرت انگیز کامیابی یہ عظیم الشان انقلاب کسی نبی کی زندگی میں نظر نہیں آتا۔ جو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا۔ یہ کامیابی آپ کی اعلیٰ درجہ کی قوتِ قدسی اور اللہ تعالیٰ سے شدید تعلقات کا نتیجہ تھا۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۷۳، ۲۷۴)

اخبار احمدیہ

39

— مری (بذریعہ فون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۰ احسان کو ۱½ بجے قبل دوپہر بخیر و عافیت مری پہنچ گئے ہیں۔ حضور اس روز ۷½ بجے صبح جہلم سے روانہ ہو کر ۹½ بجے اسلام آباد پہنچے۔ جہاں شاہراہ کشمیر پر لطیف چیمبرز میں اولیٹڈ اسلام آباد اور نواحی جماعتوں کے بہت سے احباب نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے یہاں نصف گھنٹہ کے قریب قیام فرمایا اور احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ کی زیارت اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی ملاقات کے لئے مستورات بھی کثیر تعداد میں جمع تھیں۔ حضور نے روانگی سے قبل اجتماعی دعا کرائی اور وہاں سے روانہ ہو کر ۱½ بجے قبل دوپہر مری پہنچے۔ حضور کے استقبال کے لئے مری کے کثیر احباب موجود تھے۔ سفر کی کوفت کی وجہ سے حضور کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

— مکرم سعید احمد صاحب مشنری ڈاکٹر مورخہ ۶ احسان (جون) بروز جمعرات دفتر وکالت تبشیر تحریک جدید سے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بیرون ملک جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ کارکنان تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ نے آپ کو پھولوں کے ہار پہنا کر الوداع کہا۔ مکرم حافظ عبدالسلام صاحب نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق بخشے اور سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین (وکالت تبشیر ربوہ)

— اللہ تعالیٰ نے مکرم راجہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم منڈی بہاء الدین ضلع گجرات کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام محمد احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیز اسے بلند اقبال خادم دین اور رہ الدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

— مورخہ ۱۲ احسان۔ مسلسل کئی روز کی شدید گرمی کے بعد گزشتہ رات ۹ بجے یہاں بہت تیز آندھی آئی اور موسلا دھار بارش بھی ہوئی۔ جھکڑ اور وقفہ وقفہ سے بارش کا سلسلہ نصف شب تک جاری رہا۔ آج صبح مطلع صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

حضور ایدہ اللہ کا ڈاک کا پتہ

احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ حضور ایدہ اللہ کی ڈاک حسب سابق دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی معرفت ربوہ کے پتہ پر ہی ارسال کی جائے

(پرائیویٹ سیکرٹری)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ احسان ۱۳۴۷ ہش

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کا بھیجنے والا ایسا ہے جو بے کنار ہے اور جس کی کوئی تہ نہیں۔ تاہم درود و سلام کے علاوہ ہزاروں لاکھوں شعرا اور نثار ہوئے ہیں جنہوں نے آپ کی نعتیں کروڑوں بلکہ کہنا چاہیئے کہ بے شمار اشعار لکھے ہیں۔ اس چودہ سو سال میں اگر ان تمام اشعار کو جمع کیا جائے جو آپ کی نعت میں لکھے گئے ہیں تو اتنی جلدیں تیار ہو سکتی ہیں۔ جن کے رکھنے کے لئے کئی بڑے بڑے ہال بھی کفایت نہ کر سکیں گے۔

یہ نعتیہ کلام محض شاعرانہ مبالغوں کا پلندہ نہیں ہے بلکہ عشاقِ رسول کے دل کا عکس ہے جو قرطاس پر اتارا گیا ہے۔ اور جس میں محبت کے جذبات کا بحرِ بیکراں موجزن ہے۔ عربی۔ فارسی اور اردو ہی میں نہیں۔ ہندوستان کی تقریباً ہر زبان میں آپ کی نعتیں موجود ہیں اور دنیا کی شائد ہی ایسی کوئی زبان ہوگی۔ جس میں آپ کی شان میں منثور و منظوم کلام موجود نہ ہو۔

بہرحال اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ آپ کی توصیف میں بڑے بڑے عربی۔ فارسی۔ اور اردو کے شعرا اور نثاروں نے بڑا بلند کلام تصنیف کیا ہے مگر ہمارا تجربہ ہے کہ جس بلندی اور حقیقت بیانی سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی شان میں لکھا ہے۔ اس کا مقابلہ تیرہ چودہ سو سال کے عرصہ میں کوئی لکھنے والا نہیں کر سکتا۔ حضور علیہ السلام نے عربی فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں نہ صرف نظم میں آپ کی نعتیں لکھی ہیں بلکہ نثر میں بھی ایسا بلیغ کلام تحریر فرمایا ہے کہ جس کی نظیر نہیں۔ ذیل میں ہم نمونۃً آپ کی صرف ایک نظم فارسی پیش کرتے ہیں۔ تشریح کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

اب ملاحظہ فرمائیے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

شانِ احمد کہ داند جز خداوندِ کریم — آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد نیم

احمد کی شان کو سوائے خداوند کریم کے کون جان سکتا ہے وہ اپنی خودی سے اس طرح الگ ہوگیا کہ نیم درمیان سے گر گیا۔

زاں نمط شد محو دلبر کز کمالِ اتحاد — پیکرِ او شد سراسر پیکرِ ربِّ رحیم

اپنے معشوق میں اس طرح محو ہوگیا کہ کمال اتحاد کی وجہ سے اس کی صورت بالکل ربِّ رحیم کی صورت بن گئی۔

بوئے محبوبِ حقیقی میدمد از روئے پاک — ذاتِ حقانی صفاتش مظہرِ ذاتِ قدیم

محبوبِ حقیقی کی خوشبو اس کے چہرہ سے آرہی ہے۔ اس کی حقانی ذات خدائے قدیم کی ذات کی مظہر ہے۔

گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد و ضلال — چوں دلِ احمد نمے بینم دگر عرشے عظیم

خواہ کوئی مجھے الحاد اور گمراہی سے ہی منسوب کرے۔ مگر میں تو احمد کے دل جیسا اور کوئی عظیم الشان عرش نہیں دیکھتا۔

منّت ایزد را کہ من برغم اہلِ روزگار — صد بلا امیخرم از ذوقِ آں مینِ النعیم

خدا کا شکر ہے کہ میں دنیا داروں کے برخلاف اس سرچشمہ نعمت کی خواہش کی وجہ سے سینکڑوں دکھ خریدتا ہوں۔

از عنایاتِ خدا واز فضلِ آں دادارِ پاک — دشمنِ فرعونیانم بہرِ عشقِ آں کلیم

خدا کی مہربانیوں اور اس ذات اقدس کے فضل و کرم سے میں بھی اس کلیم کی محبت کی خاطر فرعونی لوگوں کا دشمن ہوں۔

آں مقام و رتبتِ خاصش کہ بر من شد عیاں — گفتمے گر دیدمے طبعے دریں راہے سلیم

اس کا وہ خاص مقام اور مرتبہ جو مجھ پر ظاہر ہوا میں اس کا ضرور ذکر کرتا اگر اس راہ میں کوئی سلیم فطرت والا پاتا۔

در رہِ عشقِ محمدؐ ایں سر و جانم رود — ایں تمنّا ایں دعا ایں است در دلم عزم صمیم

محمد کے عشق میں میرا سر اور میری جان قربان ہو۔ یہی میری خواہش میری دعا اور میرا دلی ارادہ ہے۔

(توضیح مرام صفحہ ۲۳ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اردو زبان میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو بلیغ کلام تحریر فرمایا ہے۔ نمونۃً اس کے بھی چند اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

— (۱) —

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوگئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ" (برکات الدعا ص)

— (۲) —

"اپنے آپ کو سیدھا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری فرمانبرداری جہاں تک انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اس کو پورا کرے لیکن دوسروں کو ویسا ہی بنانا آسان نہیں ہے۔ اس سے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور قوت قدسی کا پتہ لگتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس حکم کی کیسی تعمیل کی صحابہ کرامؓ کی وہ پاک جماعت تیار کی کہ ان کو كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہا گیا اور رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کی آواز ان کو آگئی۔ آپ کی زندگی میں کوئی بھی منافق مدینہ طیبہ میں نہ رہا۔ غرض ایسی کامیابی آپ کو ہوئی کہ اس کی نظیر کسی دوسرے نبی کے واقعاتِ زندگی میں نہیں ملتی۔"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء ص۱)

— (۳) —

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جو المزدی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی ذی نبیوں کا سردار اور رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے۔ جو پہلے اس سے ہزاروں برس تک نہیں مل سکتی تھی۔"

(سراج منیر ص۸۲)

تاریخ کی روشنی میں

بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل کا کردار

۶۵

• بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل کی سیرت و اخلاق میں نمایاں فرق • یہود کا آبائی وطن فلسطین نہیں بلکہ عراق ہے • ہیکل سلیمانی کے آثار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کئے • یہود کا موجودہ غلبہ عارضی ہے بالآخر مسلمانوں کو فتح نصیب ہوگی۔

(مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ اسلام مقیم بمبئی)

بنی اسرائیل:- زمانہ بعض اوقات فراموش شدہ واقعات کی یاد دلا دیتا ہے۔ بنی اسرائیل جو لگ بھگ دو ہزار سال تک اقوامِ عالم اور تاریخ کی نظروں سے اوجھل رہے۔ انیسویں صدی عیسوی کی "صیہونی تحریک" نے انہیں دوبارہ مشرق و مغرب کے سیاستدانوں۔ فوجی مبصروں اور اخبار میں اصحاب سے روشناس کرا دیا۔

پہلی جنگِ عظیم کے بعد "لیگ آف نیشنز" نے ان کے تمدنی اور اجتماعی حقوق تسلیم کئے۔ دوسری جنگِ عظیم کے بعد "یو۔ این۔ او" نے فلسطین میں یہودی نظامِ تمدن کے قیام کی اجازت دے دی۔

اس طرح "دولتِ عثمانیہ" کے زوال کے بعد انگریزوں کے سیاسی فریب اور مجلس اقوامِ متحدہ کے جانبدارانہ فیصلے کے باعث بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل۔ یہود کی کھوئی ہوئی بھیڑیں اور فلسطین کی گمنام قومیں پھر تاریخ کی روشنی میں آگئیں۔

بنی اسرائیل۔ شامی۔ عراقی اور رومی بادشاہوں کے مظالم کی تاب نہ لا کر روئے زمین پر یوں منتشر ہو گئے جیسے خزاں دیدہ درخت کے پتے میدان میں بکھر جاتے ہیں۔ مگر جب فصلِ بہار آتی ہے تو کیا باغبان اور کیا صیاد سبھی پھر چمن کی تاریخ مرتب کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔

اولاد ابراہیم:- بنی اسرائیل کی سرگزشت بھی اسی سے ملتی جلتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا نے بشارت دی تھی کہ تیری ذریت آسمان کے ستاروں کی مانند ہوگی۔

(پیدائش ۱۵/۵)

عموماً اس بشارت کا مطلب یہ سمجھا جاتا ہے کہ ان کی نسل خوب پھیلے گی۔ لیکن جب ہم علومِ فلکیات کا مطالعہ کرتے ہیں اور ہیئت دانوں کو یہ کہتے ہوئے پاتے ہیں کہ ستاروں اور کہکشاں کی پیدائش مسلسل فلکی حوادث کا نتیجہ ہے تو اولادِ ابراہیم اور ستاروں کی سرگزشت میں مطابقت نظر آنے لگتی ہے۔

یہ ستارے کیا ہیں؟ پہلے یہ بخارات تھے۔ ان میں کوئی حرکت تھی نہ ہلچل لیکن ایک دن ان میں خود بخود حرکت پیدا ہو گئی۔ پھر انجماد شروع ہوا اور یہ آہستہ آہستہ بڑے بڑے گولوں کی شکل اختیار کرتے گئے۔ پھر ان گولوں میں تصادم ہوا۔ اور یہ اپنے مرکز سے ٹوٹ کر فضا میں دور دور معلق ہوتے چلے گئے۔

بالکل یہی سرگزشت بنی اسرائیل و یہود کی ہے۔ یہ لوگ فلسطین میں زندگی بسر کرتے تھے۔ ان کا آشوریوں۔ بابلیوں اور رومیوں سے تصادم ہوا اور یہ ہر تصادم کے بعد اپنا وطن چھوڑ چھوڑ کے اِدھر اُدھر منتشر ہوتے گئے اور اس کرۂ زمین پر پھیل گئے۔

اس پیشگوئی میں تمام زمین پر اولادِ ابراہیم کے پھیلنے کی خبر دی گئی تھی اور یہ بتایا گیا تھا کہ یہ پھیلاؤ تصادم اور شکست کے نتیجے میں ہوگا۔

بھارت کے بنی اسرائیل

یہ اسی پیشگوئی کا ظہور تھا کہ انیسویں صدی عیسوی میں جب صیہونی تحریک چلائی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ یورپ امریکہ اور افریقہ کے علاوہ ہندوستان کے بعض علاقوں میں بھی بے وطنی و گمنامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کشمیر کے بنی اسرائیل اور "کوچین" کے یہود کا تو بہت سے لوگوں کو علم تھا لیکن یہ انکشاف کہ مہاراشٹر (بھارت) کے علاقہ "کوکن" میں ڈھائی ہزار سال سے بنی اسرائیل پناہ گزیں ہیں۔ تاریخ کے ایک گمشدہ ورق کی دریافت تھی۔ اب تو کوکن مہاراشٹر کا ایک ترقی پذیر علاقہ ہے۔ پہلے یہ محض ایک سرسبز جنگلی اور پسماندہ علاقہ سمجھا جاتا تھا ایسے علاقے میں بنی اسرائیل کا پناہ گزیں ہونا اور اپنے وطن اور قبائل سے بالکل بے خبر رہنا واقعی اسرائیلی تاریخ کا ایک حیرت انگیز باب ہے۔ دراصل یہ بھی حضرت ابراہیم کی پیشگوئی کا ایک ظہور تھا۔

آسمان کے کرّوں میں جب تصادم ہوتا ہے تو ان کے ٹکڑے خلائے بسیط میں بکھر جاتے ہیں۔ کوئی ٹکڑا بڑا ہوتا ہے اور کوئی چھوٹا۔ کوئی سیارہ بنتا ہے تو کوئی توابع ہے جیسے نظامِ شمسی کے کرّے اور ان کے چاند۔ کوئی ٹکڑا ایسا ہوتا ہے جس کا ہیئت دانوں کو ہزاروں سال کے بعد پتہ ملتا ہے۔ جیسے پلوٹو۔ نپچون۔ اور یورینس، کہ یہ بھی نظامِ شمسی کے سیارے ہیں۔ مگر اٹھارھویں صدی عیسوی سے پہلے یہ ہیئت دانوں کی نظروں سے پوشیدہ تھے۔ ان سیاروں کو دورِ حاضر کے طاقتور دوربینوں کے ذریعہ سالہا سال کی محنت و جستجو کے بعد دیکھا گیا۔

بنی اسرائیل اور نظامِ شمسی

بنی اسرائیل اور یہود کی تاریخ اس اعتبار سے بھی نظامِ شمسی کی تاریخ سے ملتی جلتی ہے۔ ڈھائی ہزار سال تک یہ قبائل کہاں کہاں گمنامی میں پڑے تھے۔ اس کی کسے خبر تھی۔ اس ملک کے اصل باشندوں کو بھی ان کی موجودگی کا علم نہیں تھا جن ممالک میں یہ پناہ گزیں تھے۔ مگر جب سے صیہونی تحریک عالمِ وجود میں آئی ہے مشرق و مغرب کے دور افتادہ علاقوں میں ان قبائل کا پتہ مل رہا ہے۔ ان میں حرکت اور ہلچل مچ رہی ہے اور اب یہ سمٹ سمٹ کر فلسطین میں جمع ہو رہے ہیں۔ اب تک تیس لاکھ سے زیادہ بنی اسرائیل و یہود وہاں جمع ہو چکے ہیں۔ اور اسی لاکھ سے زیادہ کو جمع کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

صیہونی تحریک:- موجودہ صیہونی تحریک کے بانی کا نام "ہرزل تھوڈر" ہے۔ یہ ایک صحافی اور تمثیل نگار تھا۔ اس نے یہودیوں میں بیداری پیدا کی۔ وطن پرستی کی روح پھونکی اور ایک اسرائیلی حکومت کے قیام کا نظریہ پیش کیا۔ یہ اپنے مقاصد کو لے کر سلطان عبدالحمید۔ پاپائے روم اور یورپ کے بہت سے حکمرانوں سے ملا۔ اس نے ۱۸۹۷ء میں سوئٹزرلینڈ میں پہلی صیہونی کانگریس بلائی۔ اس کے پیہم مطالبات پر ۱۹۰۳ء میں برطانیہ نے اسرائیلی مملکت کے لئے مشرقی افریقہ کا ایک علاقہ پیش کیا مگر دنیا کے اکثر اسرائیلیوں نے انگریزوں کے اس عطیے کو رد کر دیا اور اس مطالبہ پر مصر رہے کہ فلسطین میں اسرائیلی حکومت کی تشکیل کی اجازت دی جائے۔ یہی وہ اصرار ہے جس کے باعث یہ گمنام قوم تاریخ کی روشنی آ گئی۔ اور اب لوگ اس کی تاریخ۔ قومیت اور نظامِ تمدن سے واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ ان کا شمار دنیا کی ترقی یافتہ قوموں میں ہونے لگا۔

صیہونی تحریک کا مطالبہ یہ تھا کہ یروشلم (فلسطین) سے یہودیوں کا مذہبی وجذباتی تعلق ہے۔ لہٰذا اسی کو ان کا وطن بنایا جائے۔

اسرائیلیوں کا فلسطین سے جو تعلق ہے اس کا یہ حال ہے کہ جب عہدِ یعقوب علیہ السلام میں ان کو قحط اور خشک سالی نے ستایا۔ تو یہ اپنے وطن کو چھوڑ کر اس شان سے مصر میں آباد ہو گئے کہ پھر انہیں چار سو سال تک وطن کی سرزمین یاد نہیں آئی۔ محض اس لئے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی بدولت ان کو مصر میں منصب۔ جاگیر اور عزت مل گئی تھی۔ ان دنیوی وجاہتوں پر وطن کو اس طرح خیرباد کہا کہ وہاں بت پرستوں کا راج ہو گیا۔ اور یہ مصر میں جاگیرداری کرتے کرتے قبطیوں کے غلام ہو گئے۔

بنی اسماعیل:- اس کے مقابل حضرت ابراہیمؑ کی ذریت کے اس حصے کو دیکھئے جو بنی اسماعیل کہلاتی ہے۔ اور جو "مکہ" کے آس پاس آباد ہوئی تھی۔ جہاں زندگی کے وسائل کمیاب تھے۔ پانی۔ سبزے اور باغات کی کمی تھی جو علاقہ خشک پہاڑوں اور خوفناک صحراؤں سے

گھرا ہوا تھا جہاں زندگی مسلسل جد و جہد اور پیہم آزمائش محنت و مشقت کا نام تھا۔ جہاں کی گرم ہواؤں میں کلیاں کھل سکتی تھیں نہ پھول مہک سکتے تھے۔ جس زمین کے سینے پر کھیتیاں لہلہاتی تھیں نہ پھول مسکراتے تھے۔ بنی اسمٰعیل ایسی گرم و خشک جگہ بلد سموم کے طمانچے کھاتے رہے۔ بھوک اور پیاس کی سختیاں جھیلتے رہے مگر اس جگہ کو نہ چھوڑا جسے ان کے دادا ابراہیم اور اسمٰعیل ان کے لئے وطن بنا گئے تھے۔

حضرت ابراہیم کی ان دونوں ذریتوں کے شخصی و اجتماعی خصائص میں کتنا فرق ہے۔

بنی اسرائیل کی مثال ان مویشیوں کی سی تھی جن کو ہرچہ اگاہ اپنا وطن نظر آتی ہے۔ ان کو جدھر جنگل یا ہرا بھرا میدان ملا وہاں رہ پڑے۔ کنعان سے مصر گئے اور جب مصر میں اوقات گراں ہو گئے تو پھر کنعان کی طرف بھاگے۔

مملکت اسرائیل :- اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ اس قوم میں بادشاہت آئی۔ داؤد و سلیمان جیسے نامور بادشاہ اس قوم میں پیدا ہوئے۔ اور تجارتی بیڑوں کے ذریعہ دوسرے ممالک کی دولت کھینچ کھینچ کے یروشلم پہنچنے لگی۔ عالیشان محل تعمیر ہونے لگے۔ دیواروں اور چھتوں پر مینا کاری ہونے لگی اور روپے سونے اور چاندی کے زیور اور برتن استعمال کرنے لگے۔

ہیکل سلیمانی :- پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے محترم والد کی خواہش کے مطابق یروشلم کے قریب وہ "ہیکل" تعمیر کی جو ظاہری حسن و نفاست، نقش و نگار اور مضبوطی و پائداری میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا جو پورے فلسطین میں فنِ تعمیر کا سب سے اعلیٰ نمونہ تھا۔ یہی یہودیوں کا معبد تھا۔ یہیں ان کی "قربان گاہ" تھی۔ "تابوت" بھی اسی کے ایک خاص حجرے میں رکھا گیا۔ یہیں بیٹھ کر وہ اپنے قومی۔ سیاسی اور مذہبی مسائل حل کرتے تھے۔

(باقی)

دعائے مغفرت

مکرم کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب دارالفضل ربوہ کے ہمدرد نسبتی اور بابو نور محمد صاحب اور سیر مرحوم شرقپوری کے بڑے فرزند مکرم شیخ گلزار محمد صاحب سابق ریلوے اور سیر نیروبی ایک لمبی علالت کے بعد مورخہ ۱۰ احسان ۱۳۴۷ ہش صبح ۶½ بجے لائل پور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(عبدالباری قیوم۔ ربوہ)

خلافت اور اُس کا پس منظر

خواب میں تھا ہر طلبگارِ مسیحائے زمن
ہو گئے کفر و ضلالت چار جانب خیمہ زن
تیر برسے ہر طرف سے سینۂ اسلام پر
طائرِ ایماں اُڑا تھا چرخِ نیلی فام پر
لوگ خود اپنی خوشی سے پھنس رہے تھے جال میں
تھی کچھ ایسی دلفریبی فتنۂ دجال میں
بدلیاں چھائی ہوئی تھیں مہرِ عالمتاب پر
منحصر اَب روشنی تھی آمدِ مہتاب پر
دفعتہً بدلا ہوا کا رُخ، گھٹا چھٹنے لگی
آسماں کی دولتِ تنویر اَب بٹنے لگی
بعدِ مدت مطلعِ اسلام پر نکلا تھا چاند
اُس کے آگے حُسن تاروں کا پڑا جاتا تھا ماند
کی ضیا پاشی تو ذرّوں کو بنایا اُس نے طُور
وادیٔ ظلمت کے پہلو سے نکل آیا تھا نُور
قوّتِ قُدسی سے دھویا اس نے ہر الزام کو
اَور ــــ! چمکایا، محمد مصطفےٰؐ کے نام کو
تُخم ریزی سے جماعت کی ہُوا وہ شاد کام
ڈھونڈتے پھرتے تھے تارے چھُپ گیا ماہِ تمام
چھپ گیا جب چاند بعد اس کے خلافت آ گئی
یعنی پھر فضلِ خدا سے نیک ساعت آ گئی
شاہدانِ باصفا، تاجِ خلافت کے گہر
جاں ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں بے خوف و خطر
پھر خلافت کی قیادت میں ہوئے جاری مشن
لشکرِ شیطان کی تیاریوں پر خندہ زن
ہے خلافت میں اطاعت ــــ دیں کا استحکام ہے!
ہے یہی وعدہ خدا کا ــــ اور یہی انعام ہے!
آج بھی مغرب کی ہر وادی میں گونجی ہے اذاں
عہدِ حاضر پہ ہوا ہے عہدِ رفتہ کا گماں
آج بھی سیلِ رواں روکے سے رُک سکتا نہیں
سُورج اپنی سرزمیں پر اَب کبھی چُھپتا نہیں
اہلِ دُنیا کی ترقی سے بڑھا ظلم و عناد
ہے تلاشِ امن لیکن، بحر و بر میں ہے فساد

آتی ہے قصرِ خلافت سے ندا یہ بار بار
"ہیں درندے ہر طرف، میں عافیت کا ہوں حصار"

(شاکرہ اہلیہ شیخ لطیف الرحمٰن صاحب لاہور)

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس

(حضرت سیدۃ امِ متین صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انشاء اللہ العزیز یکم وفا ۱۳۴۷ ہش (یکم جولائی ۶۸ء) سے فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس ایک ماہ کے لئے ربوہ میں لگائی جائے گی۔ کلاس کا نصاب الفضل میں شائع کر دیا گیا ہے۔ جو بہنیں اور بچیاں اس کلاس میں داخلہ لینا چاہتی ہیں ان کی درخواستیں متعلقہ فارم پر جو لجنہ مرکزیہ نے شائع کیا ہے اور لجنہ کے دفتر سے مل سکتا ہے ۲۰۔ احسان (۲۰ جون) تک مرکزیہ دفتر کو پہنچ جائیں مستورات کی رہائش کا انتظام جامعہ نصرت کالج و ہوسٹل میں ہو گا۔ قرآن مجید کاپیاں وغیرہ ساتھ لے کر آئیں۔ جو کتب کورس میں رکھی گئی ہیں وہ اگر ان کے پاس نہ ہوں تو یہاں سے خرید لیں۔

ایف۔ اے اور بی۔ اے کی طالبات جو امتحان سے فارغ ہو جائیں گی زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کلاس میں داخلہ لیں۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

درخواستِ دعا:- میری پھوپھی زاد ہمشیرہ عزیزہ طلعت نسرین بنت صوبیدار جلال دین صاحب لاہور چھاؤنی کے پتا کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے عزیزہ کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سعید اللہ خان سیکرٹری ایریا۔ ربوہ)

یوم خلافت پر مختلف مقامات پر جماعتہائے احمدیہ کے جلسے

خانپور

مورخہ ۲۷ بروز انوار بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ خانپور "یوم خلافت" کا مبارک جلسہ شروع ہوا۔ خاکسار نے تلاوت کی اور ایک ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

بعدہٗ خاکسار نے مضمون "خلافت کا بابرکت نظام" رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ اخبار الفضل سے پڑھ کر سنایا۔ پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس زندگی کا آخری سفر لاہور اور قدرت ثانیہ کے قیام کے موضوع پر مختصر مضمون پڑھ کر سنایا گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نیز خلافت ثالثہ کی بابرکت آسمانی تحریکات کا مضمون رسالہ انصار اللہ سے پڑھ کر سنایا گیا۔ جلسہ اجتماعی دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

ظفر آباد فارم

مورخہ ۲۰ ہجرت ۱۳۴۷ھ ش بروز منگل بعد نماز عشاء ظفر آباد فارم ضلع حیدرآباد میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت چوہدری نور احمد صاحب منعقد کیا گیا۔

تلاوت مکرم بشیر احمد صاحب نے فرمائی نظم مکرم منور احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ بالآخر جلسہ ۱۰ بجے دعا پر برخواست ہوا

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

لجنہ اماء اللہ نئی سرروڈ

مورخہ ۲۰ ہجرت بعد نماز ظہر لجنہ اماء اللہ نئی سرروڈ ضلع تھرپارکر کا جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد سعید صاحب معلم اصلاح و ارشاد نے خلافت حقہ اور توحید کے موضوع پہ تقریر فرمائی۔ بعدہٗ مکرم ماسٹر فضل الدین صاحب طارق واقف عارضی نے خلافت کی ضرورت و اہمیت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آخر میں مولوی محمد افضل اکبر صاحب مربی سلسلہ ضلع تھرپارکر نے نظام خلافت اور جماعت احمدیہ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

من باڈہ ضلع لاڑکانہ

۲۷ ہجرت کو بعد نماز عشاء یوم خلافت منایا گیا۔ جلسے کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا جو صدر صاحب نے فرمائی اس کے بعد محمد سلیم صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ خاکسار نے خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر محمد صدیق صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے برکات خلافت پر تقریر کی اس کے بعد صدر صاحب نے خلافت کی حقیقت بیان کی۔ آخر میں خاکسار نے نظم پڑھ کر سنائی دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

غلام محمد ثنائی معلم وقف جدید

چک ۱۵ بھوڑو

جلسہ "یوم خلافت" مورخہ ۲۷ ہجرت بروز سوموار شام ۹ بجے مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ صدارت مکرم صوفی احمد دین صاحب امیر جماعت نے فرمائی۔ جلسے کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو خاکسار منیر احمد ناصر نے کی۔ اس کے بعد خاکسار نے ایک نظم "نعمت خلافت" پڑھ کر سنائی نظم کے بعد صاحب صدر نے اس جلسے کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر مختار احمد صاحب نے خلافت کا قیام اور اس کی برکات پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم حکیم عبید اللہ صاحب نے خلافت کی برکات کے متعلق مختلف واقعات بیان فرمائے۔ آخر میں مکرم میاں احمد دین صاحب مسلم وقف جدید نے دعا کرائی اور یہ اجلاس بخیر عافیت اختتام پذیر ہوا

خاکسار منیر احمد ناصر

چک ۶/۱۱-ایل ضلع ساہیوال

مورخہ ۱۳ ہجرت (مئی) بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ چک ۶/۱۱-ایل کا جلسہ یوم خلافت زیر صدارت صوفی غلام رسول صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہذا منعقد ہوا۔ محمد افضل صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی۔ چوہدری بشیر احمد صاحب گوپے وڑے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا۔ بعد ازاں چوہدری ثناء اللہ صاحب نے تقریر کی۔ بعد ازاں چوہدری محمد انور صاحب سلیمٹ نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی

اس کے بعد میاں عطاء اللہ صاحب مسلم نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے حوالہ جات سے خلافت کے خلاف اعتراضات کے جوابات دیئے۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

راولپنڈی

۲۷ ہجرت (مئی) کو حلقہ اسلام آباد میں صبح زیر اہتمام خدام الاحمدیہ و شام زیر مجلس انصار اللہ یوم خلافت کے اجلاس منعقد کئے گئے۔ ۲۷/۵ کو جماعتی طور پر مغرب کے بعد مسجد نور میں اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں کرنل حمید یوسف صاحب ایڈووکیٹ۔ خاکسار اور مکرم مربی صاحب نے خلافت کی اہمیت پر تقاریر کیں قریباً پونے دو گھنٹے تک اجلاس جاری رہا۔ جو دعا پر ختم ہوا

(امیر جماعتہائے احمدیہ)

چک ۱۳۷/۹-ٹ ضلع ساہیوال

مورخہ ۲/۶ احسان (جون)

بروز اتوار جماعت احمدیہ ۱۳۷/۹-ٹ یوم خلافت کے فرائض محترم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ساہیوال نے ادا فرمائے۔ محترم چوہدری رحمت علی صاحب صدر جماعت ۱۳۷/۹-ٹ نے تلاوت کی اور شاہد احمد نے نظم پڑھ کر سنائی ازاں بعد مکرم لطیف احمد صاحب شاہد مربی ساہیوال نے خلافت کی اہمیت اور "ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی صدر صاحب نے دعا کروائی اور ہمارا یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری مال)

قمر آباد ضلع نواب شاہ

جماعت احمدیہ قمر آباد براستہ مورو ضلع نواب شاہ کا جلسہ یوم خلافت بڑی کامیابی سے منعقد ہوا۔ صدارت مکرم حاجی کریم بخش صاحب قائمقام پریذیڈنٹ کی تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبدالہادی صاحب قائد ضلع نواب شاہ نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی بعدہٗ محمد عباس صاحب نے الفضل میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک تقریر کے اقتباس پڑھ کر سنائے اس کے بعد مکرم عبدالرحیم طفل نے خلافت کی اہمیت پر مضمون پڑھا اس کے بعد نظم محمود اسمٰعیل ابن سردار احمد خادم نے پڑھی پھر مکرم داؤد احمد نے برکات خلافت پر تقریر کی پھر ایک نظم درثمین سے عبدالحکیم صاحب نے پڑھی آخر میں خاکسار نے تقریر کی اور دعا کرائی۔ جلسہ میں مقامی جماعت کے تمام مرد اور عورتیں حاضر تھے اس کے علاوہ بیرونی جماعت احباب بھی موجود تھے۔ یہ جلسہ مسجد کے صحن میں ہوا اور روشنی کا انتظام پٹرومیکس سے کیا گیا اور گاؤں کے دو بڑے دروازوں کو رنگین روشنیوں اور قطعات سے آراستہ کیا گیا۔

قائمقام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قمر آباد

۹۱-A/۱۰-۱۲ محمود آباد ضلع ملتان

مورخہ ۲۷ ہجرت جلسہ یوم خلافت چک ۹۱-A/۱۰-۱۲ محمود آباد میں خاکسار کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مولوی اکبر علی صاحب نے کی۔ نظم محمد اسلم صاحب نے پڑھی اس کے بعد مولوی سراج الدین صاحب نے الوصیت میں سے اقتباس پڑھ کر تقریر کی۔ پھر علی الترتیب چوہدری خادم حسین صاحب اور چوہدری جلال الدین صاحب نے پنجابی زبان میں نظمیں پڑھ کر سنائیں اختتامی تقریر خاکسار نے خلافت ثانیہ کے تیسرے مظہر کے عنوان سے کی۔ حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی تھی۔ اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

حکیم محمود احمد معلم وقف جدید

چک ۲۱ دود

مورخہ ۲۲ ہجرت بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ ۲۱ دود کا جلسہ بسلسلہ یوم خلافت زیر صدارت جناب چوہدری نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منعقد۔ تلاوت قرآن کریم چوہدری بشیر احمد صاحب نے کی بعد ازاں محمد اشرف صاحب نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ نظم کے بعد سید محمد میاں صاحب نے نظام خلافت پر ایک مختصر تقریر فرمائی اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا

سیکرٹری اصلاح و ارشاد

ترگڑی

مورخہ ۲۷/۵ ہجرت رات ساڑھے آٹھ سے لے کر پونے دس بجے تک یوم خلافت کا جلسہ مسجد میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب نے کی نظم نذیر احمد صاحب اختر نے پڑھی۔ پھر علی الترتیب مکرم محمد عبداللہ صاحب جنجوعہ خاکسار مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ۔ مکرم محمد افضل صاحب منیر قائد مجلس خدام الاحمدیہ احمد ملک محمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ترگڑی نے خلافت خلافت کی برکات پر تقاریر کیں۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

وصایا

نوٹ۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۶۶۰

تعیم فاطمہ زوجہ مولوی عبدالحق صاحب فضل قوم عباسی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد بخزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی (۳) اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ صرف مہر ۵۰۰۰/- روپیہ کی جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے اسکے بلا حصہ کی ادائیگی ہر ماہ دو روپیہ ماہوار کے حساب سے کرتی رہوں گی۔

العبد: نسیم فاطمہ۔

گواہ شد: عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شوہر موصیہ۔

گواہ شد: خاکسار محمد یوسف مدراس مدرسہ احمدیہ قادیان ۱۲/۱۰/۶۷

وصیت نمبر ۱۳۶۶۱

خدیجہ بیگم زوجہ مکرم اے ایم علی محی الدین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر پچیس سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن مدراس ڈاکخانہ و ضلع مدراس۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد صرف پانصد روپیہ ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں کوشش کرونگی کہ اس کی ادائیگی جلد کر دوں۔ تبدیلی مقدار جائیداد کی اطلاع میں دفتر کو دیا کروں گی۔ جو جائیداد آئندہ پیدا ہو یا بوقت وفات ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد: اے ایم علی محی الدین

52. APPUMUDALLY ST
MYLAPUR
MADRAS—4

گواہ شد: علی محی الدین صاحب خاوند موصیہ

گواہ شد: محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے نائب وکیل المال قادیان نزیل مدراس

وصیت نمبر ۱۳۶۷۰

اے ایم۔ علی محی الدین ولد مکرم محمد ابراہیم صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن مدراس شہر ڈاک خانہ خاص صوبہ مدراس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری آمد بذریعہ دلالی سود دو ہزار روپیہ سالانہ ہے۔ اور کرایہ ایک حصہ مکان سوا دو ہزار روپیہ سالانہ ہے میری غیر منقولہ جائیداد ایک مکان ہے جس کا نمبر وغیرہ پتہ میں درج کیا ہے اس کی قیمت آٹھ ہزار روپیہ ہے میں اپنی آمد اور جائیداد مذکورہ بالا کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری جو جائیداد آئندہ پیدا ہو۔ یا بوقت وفات ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی آمد اور جائیداد میں تبدیلی ہو تو اس سے میں دفتر کو مطلع کروں گا۔ میں کوشش کروں گا کہ جائیداد کا حصہ اپنی زندگی میں باقساط ادا کردوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم آمین یا رب العلمین آمین۔

العبد: اے ایم علی محی الدین

52. APPUMUDALLY ST
MYLAPUR
MADRAS—4

گواہ شد: محمد رفیق عفی عنہ

گواہ شد: محمد عمر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس۔

کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے نائب وکیل المال قادیان نزیل مدراس

(Madras)

وصیت نمبر ۱۳۷۰۴

ناصرہ بیگم زوجہ شیخ محمد رفیق صاحب پیشہ خانہ داری عمر اڑتالیس سال پیدائشی احمدی ساکن مدراس شہر۔ ڈاک خانہ خاص ضلع مدراس صوبہ مدراس۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں منقولہ جائیداد ایکہزار روپیہ مہر ہے جو میرے خاوند نے مجھے دیا ہوا ہے اور زیور طلائی چوڑیاں اور گلوبند قیمتی ساڑھے تین ہزار روپیہ ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا ہو یا ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جائیداد میں تبدیلی پیدا ہونے پر اس کی اطلاع میں دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہونگی اور کوشش کروں گی۔ کہ بالاقساط حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کردوں گی وباللہ التوفیق۔ ربنا تقبل منا انت السمیع العلیم۔ آمین

العبد: ناصرہ بیگم
19 MALAYAPPAN ST
MANADY Madras

گواہ شد: محمد رفیق عفی عنہ خاوند موصیہ

گواہ شد: محمد عمر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس Madras

کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے نائب وکیل المال قادیان نزیل مدراس

۲۸/۱۰/۶۷

وصیت نمبر ۱۳۷۰۸

شبیر احمد ناصر ولد مولوی بشیر الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۵/۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس وقت بطور استاد مدرسہ احمدیہ میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں۔ اور مجھے اس وقت مبلغ پچھتر روپیہ ۷۵/- ماہوار تنخواہ مل رہی ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں (بحق صدر انجمن احمدیہ) نیز میری آمد کی بیشی پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر کوئی اور میں جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز مرنے کے وقت بھی جو ترکہ ثابت ہوگا اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: شبیر احمد ناصر مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی۔ ساکن قادیان۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب (بھارت) ۲۵ فروری ۶۸ء

گواہ شد: محمد حفیظ بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان۔

گواہ شد: قریشی فضل الحق کارکن مدرسہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور ۲۵/۲/۶۸

کاتب الحروف قریشی فضل الحق مدرسہ احمدیہ کارکن قادیان ۲۵/۲/۶۸

وصیت نمبر ۱۳۷۲۹

نسیمہ خاتون زوجہ شیر علی خان صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر پچیس سال پیدائشی احمدی ساکن سورو۔ ڈاک خانہ خاص ضلع بالاسور اڑیسہ انڈیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۹/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد مہر مبلغ اکھٹ سو روپے جو میرے خاوند ہے اور معمولی زیور قیمتی یکصد روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ یہ وفات پر مزید جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ: نسیمہ خاتون احمدی

گواہ شد: سید محمد یونس صاحب عفی عنہ صدر جماعت احمدیہ سورو ۱۹/۴/۶۸ گواہ شد: شیر علی خان خاوند موصیہ۔

کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال نزیل سورو ۱۹/۴/۶۸

وصیت نمبر ۱۳۷۳۲

شیر علی ولد جمشید خان صاحب قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر تیس سال بیعت ۱۹۵۸ء ساکن سورو۔ محلہ پٹھاناں ڈاکخانہ خاص ضلع بالاسور اڑیسہ انڈیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری آمد اور جائیداد ذیل کی ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت حاوی ہوگی اور میری سالانہ آمد جو ہوگی حساب کرکے ہر سال اس سے مرکز کو اطلاع دیا کروں گا اور کوشش کرونگا کہ اپنی زندگی میں حصہ جائیداد ادا کردوں۔

۱۔ آمد سالانہ اندازاً تین ہزار روپیہ ۲۔ اثاث البیت گائے قیمتی ۱۵۰/- ۳۔ نقدی بصورت مال تجارت ۴۰۰/- ۴۵۰/-

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

المبد: شیر علی خان گواہ شد: سید عبدالعزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ ۱۹/۴/۶۸ گواہ شد: سید محمد یونس صاحب صدر جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور۔ کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال نزیل سورو ضلع بالاسور

ضروری اعلان ۶۹ء

برائے توجہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

بعض جماعتوں کے بعض عہدہ داران نئے انتخابات عمل میں آنے کے بعد یہ سمجھتے ہیں کہ "اب اس عہدہ کے فرائض سرانجام دینے منتخب شدہ عہدہ دار کا کام ہے" اور اس طرح وہ عملاً اس عہدہ کے فرائض کی سرانجام دہی میں کم دلچسپی لیتے ہیں جس سے مقامی جماعت کے کام میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔

لہذا جملہ جماعتوں کے عہدہ داران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ قاعدہ نمبر ۳۰۱ کے مطابق "جب تک جدید عہدہ داران کی منظوری کا اعلان شائع نہ ہو یا بذریعہ جماعت متعلقہ عہدہ دار کو اطلاع نہ ہو جائے اس وقت تک سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں گے"۔

امید ہے کہ عہدہ داران مندرجہ بالا قاعدہ کے مطابق اپنے مفوضہ فرائض کو خوش اسلوبی اور پوری دلچسپی کے ساتھ سرانجام دیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کریں گے۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر اعلیٰ

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی ضرورت ہے صرف وہی نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مورخہ یکم جولائی ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۹۶۸ء تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال آمد) کے نام بھجوائیں تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونا ضروری ہے۔ اور عمر ۱۸ سال سے زائد اور ۲۸ سال سے کم ہو۔ جو امیدوار کمیشن کے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے انہیں تاریخ تقرری سے ۹۰/- روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ اس عرصہ میں امیدوار کا ٹائپ جاننا ضروری ہوگا۔ جس کی رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ ہوگی۔ اس کے بعد اگر ان محررین کا کام تسلی بخش ہوا۔ اور ٹائپ میں بھی پاس ہو گئے۔ تو ان کا استقلال ہو سکے گا۔ مستقل ہو جانے کے بعد ۲۰-۶-۱۶۰/۵-۱۳۰-۴-۹۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ البتہ وہ گریجوایٹ جنہوں نے تمام مضامین میں بی اے کا امتحان پاس کیا ہو۔ انہیں ابتدائی تنخواہ مبلغ ۱۱۵/- روپے ماہوار اور گریڈ ۲۶۰-۱۰-۲۳۰-۸-۱۶۰-۶-۱۳۰/۵-۹۰ دیا جا سکے گا۔ درخواست میں حسب ذیل کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستوں کو دیکھا نہیں لایا جائے گا۔

۱۔ نام امیدوار ۲۔ ولدیت ۳۔ تعلیمی قابلیت
۴۔ تاریخ پیدائش مع حوالہ رسید ۵۔ سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو۔
۶۔ جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ۔
۷۔ چال چلن، دینی حالت کے متعلق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔

نوٹ ۱:۔ تاریخ امتحان اور انٹرویو کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

۲:۔ جو امیدوار اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں کام کر رہے ہیں لیکن انہوں نے کمیشن کا امتحان پاس نہ کیا ہو تو ان کے لئے بھی اس امتحان میں شامل ہونا لازمی ہے ورنہ انہیں انجمن کی کارکنیت سے فارغ کیا جا سکتا ہے۔

۳۔ مضامین امتحان: دینی واقفیت۔ انگریزی مضمون نویسی۔ اردو۔ واقفیت عامہ اور حساب ان سب کے لئے ایک ہی پرچہ ہوگا۔

(ناظر بیت المال (آمد))

دعائے مغفرت

محترمہ بشیر السلام محمودہ بیگم صاحبہ آف اراضی حبیب سیالکوٹ ۱۵ ارجون بعارضہ سرطان بیمار رہ کر بعمر قریباً ۶۰ سال ۹ کو وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں۔ مرحومہ کے پسماندگان میں تین لڑکے ہیں۔ ان کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر و خود کفیل ہو۔ آمین

مرحومہ بہت مخلص خاتون تھیں جماعتی کاموں اور چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں مرحومہ نے ۲۵ سال متواتر احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ میں بے لوث خدمت کی ہے۔ (ڈاکٹر بشیر احمد۔ محمود آباد۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری لڑکی ۲ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے احباب کی خدمت میں اس کی صحت کے لئے دعائی درخواست ہے (امیر عالم۔ از لیہ۔ ضلع مظفر گڑھ)

۲۔ بعض مقدمات کے سلسلہ میں ہمیں سخت پریشانی ہے۔ بزرگان سلسلہ احباب جماعت کی خدمت میں باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے (میاں چراغ الدین احمدی قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

۳۔ جملہ احمدیہ مرالہ کے صدر چوہدری شاہ محمد صاحب ایک مقدمہ میں مع بھائی اور تین بیٹوں کے ماخوذ ہیں۔ اپیلیٹ اتھارٹی کی ہوئی ہے احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں (منشی خان احمدی مقام مرالہ)

۴۔ میرے ابا جان لمبے عرصے سے بعارضہ شوگر و بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ اب پاؤں پر زخم بھی ہو گیا ہے جس کی وجہ سے پاؤں میں سوجن اور درد ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے (لڑکا شیخ عبدالباسط قائد خدام الاحمدیہ۔ داؤد۔ سندھ)

دعائے نعم البدل

عزیزم سید ادریس احمد بی اے اکاؤنٹنٹ ایجنسی کریشن لاہور کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا ۱۴ رجون کو عطا فرمایا جو دوسرے دن وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مولا کریم والدہ حفیظ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا فرمائے (حکیم عبدالرحمن شاہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے۔

مجھے مکرم شیخ عبدالماجد صاحب ابن محترم شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم مربی سلسلہ کا پتہ درکار ہے (مشہود احمد ۲/۱ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۹ احسان ۱۳۴۷ کے صفحہ پر ۱ صرد واخانہ رجسٹرڈ ربوہ کا اشتہار اکسیر یا بجریا شائع ہوا ہے۔ جس میں مکمل کورس پندرہ روپے سہ ماہی تحریر ہو گیا ہے اصل قیمت صرف ایک روپیہ پچاس ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

تحریک جدید کی غرض

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریک جدید کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے۔ جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے پیدا ہو جائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کریں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے"

احباب جماعت کا فرض ہے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ کر حصہ لیں اور اپنی اولاد کو دین کی خاطر وقف کریں۔ نئے کمانے والے اور اسی طرح سلسلہ احمدیہ میں نئے داخل ہونے والے بھائیوں کو تحریک جدید کی غرض، اہمیت اور فوائد بتاتے ہوئے اس بابرکت تحریک میں شامل کرنے کی کوشش فرمادیں۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

پاکستان ویسٹرن ریلوے کو درکار مختلف سائزوں میں ٹرین لائٹنگ ڈائنمو کے لئے بیلنگ (۳ آئٹمیں) ۹۵۶۵۶ فٹ اندازاً کے لئے ایک انکوائری تمام ممکنہ فراہم کنندگان کو بتاریخ ۸ رجون ۱۹۶۸ء جاری کر دی گئی ہے جنہیں یہ انکوائری موصولہ ہوئی ہو اور فراہمی کرنے کی پوزیشن میں ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ حسب معمول بلا معاوضہ ٹنڈر انکوائری کے اجراء کے لئے جو کہ ۲ رجولائی ۱۹۶۸ء بوقت ساڑھے آٹھ بجے تک مطلوب ہیں۔ چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایکسپریس روڈ لاہور فوری رابطہ قائم کریں۔

INF (77) 567 - ۷

انبیاءؑ کی بعثت کی اہم غرض تقویٰ کا قیام ہوتی ہے

تقویٰ اس مقام پر کھڑا ہونے کا نام ہے کہ دل میں ہمیشہ نیک اور پاک جذبات ہی پیدا ہوں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت وَاِذْ نَادٰی رَبُّکَ مُوْسٰٓی اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا یَتَّقُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اَلَا یَتَّقُوْنَ میں بتایا گیا ہے کہ انبیاء کی بعثت کی اہم غرض تقویٰ کا قیام ہوتی ہے۔ مگر بالعموم لوگ غلطی سے نیکی اور تقویٰ کو ایک ہی چیز سمجھ لیتے ہیں حالانکہ نیکی تو وہ نیک کام ہوتا ہے جو ہم کر چکے ہیں یا کر رہے ہیں اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان ایسے مقام پر کھڑا ہو جائے کہ اس کے دل میں آئندہ بھی جذبات بھی پیدا ہوں وہ نیک اور پاک ہوں۔ کیونکہ جذبات کا اصل مقام دل ہے گو ان کا ظہور دماغ کے اعصاب کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔

سائنس دان اس امر پر بحثیں کرتے چلے آئے ہیں کہ انسانی روح کا منبع دماغ ہے دل نہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ روح کی حقیقت کو نہیں پا سکے۔ حالانکہ واقع یہ ہے کہ انسانی روح کا جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیموں اور رؤیا و کشوف سے پتہ چلتا ہے دل سے تعلق ہے ہاں دماغ چونکہ مثبتِ اعصاب ہے اس لئے قلبی علوم کو محسوس کرنا اور دل کے علوم مخفیہ سے مستفیض ہونا اس کا کام ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حیاۃ کا مقام دل کو قرار دیا ہے دماغ کو نہیں۔ اور روح کا سب سے گہرا تعلق اُس عضو سے ہو سکتا ہے جو انسانی جسم میں سب سے اہم حیثیت رکھتا ہو۔ اور جس کا کام سب سے نمایاں ہو اور وہ اہم کام دل کا ہی ہے۔ دماغ کا نہیں۔ دل کی ایک سیکنڈ کی حرکت بند ہونے سے کلی طور پر انسان پر موت وارد ہو جاتی ہے لیکن دماغ میں اگر فتور پیدا ہو جائے تو گو اس وجہ سے کہ دماغ کا کام علوم قلبیہ کو محسوس کرنا ہے علوم پردہ میں آجاتے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ انسان پر موت بھی وارد ہو جائے غرض دماغ خادم ہے اور دل وہ اصل مرکز ہے جہاں اللہ تعالیٰ اپنے انوار نازل کرتا ہے لیکن خواہ فلسفیوں کے تتبع میں کوئی شخص تدبر اور تفکر اور اخلاق فاضلہ کا تمام مدار دماغ پر رکھے یا یہ کہے کہ انسانی عقل اور معرفت کا سرچشمہ دل ہے اور دماغ کو علوم اور معارف سے کچھ تعلق نہیں پھر خواہ وہ دل اور دماغ کی بجائے جذبات اور افکار کا لفظ استعمال کرے۔ بہرحال کوئی بھی صورت ہو انسان کے لئے دو چیزوں کی صفائی نہایت ضروری ہے ان میں سے ایک فکر ہے اور دوسری جذبات لطیفہ ہیں

افکار کی صفائی جسے عربی میں تنویر کہتے ہیں دماغ کی صفائی سے حاصل ہوتی ہے۔ تنویر جذبات کو کہتے ہیں کہ انسان کے اندر ایسا نور پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے ہمیشہ صحیح خیالات پیدا ہوتے رہیں جس طرح ایک تندرستی تو یہ ہوتی ہے کہ انسان کہے میں اس وقت تندرست ہوں۔ اور ایک تندرستی یہ ہوتی ہے کہ انسان آئندہ بھی تندرست رہے۔ اسی طرح تنویر کی وہ درستی ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں آئندہ جو خیالات بھی پیدا ہوں درست ہی ہوں۔ اور تنویر کے جو معنے دماغ کی نسبت سے ہیں وہی تقویٰ کے معنے دل کی نسبت سے ہیں۔ یعنی جس طرح فعلاً صحیح خیال کا پیدا ہونا تنویر نہیں بلکہ ایسے ملکہ کا پیدا ہو جانا کہ ہمیشہ صحیح خیالات ہی پیدا ہوتے رہیں تنویر ہے۔ اسی طرح تقویٰ صرف ایک یا چند نیکیوں کا نام نہیں بلکہ انسان کا ایسے مقام پر کھڑا ہو جانا تقویٰ کہلاتا ہے کہ اس کے اندر جو جذبات بھی پیدا ہوں وہ ہمیشہ نیک اور پاک ہوں"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۲۷۲، ۲۷۳)

ماہ ہجرت (مئی) کا چندہ جلد بھجوائیں

اکثر مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ماہ ہجرت (مئی) کا چندہ مرکز میں نہیں پہنچا۔ قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ وصول شدہ رقوم جلد از جلد مرکز کو ارسال کریں اور آئندہ ماہ کی بیس تاریخ تک رقوم مرکز کو ارسال کر دیا کریں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لیفٹیننٹ ملک مظفر احمد صاحب آف نسبت روڈ لاہور کی وفات

نہایت افسوس سے اعلان کیا جاتا ہے کہ لفٹننٹ ملک مظفر احمد صاحب جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے قدیم صحابہ میں سے تھے ۶ر احسان ۱۳۴۷ ہش مطابق ۶ر جون ۱۹۶۸ء کی درمیانی شب بعمر ۸۰ سال لاہور میں حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پائے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت مخلص اور سلسلہ کے پرانے بزرگ تھے۔ آپ ۱۹۰۳ء میں قادیان پہنچ کر حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے آپ کا جنازہ ۷ر احسان جمعۃ المبارک کو قریباً ۱۱ بجے دن ربوہ لایا گیا۔ جہاں پر ہزاروں افراد نے بعد نماز جمعہ آپ کی نماز جنازہ حضور ایدہ اللہ کی اقتدا میں پڑھی۔ نماز کے بعد حضور نے آپ کے صاحبزادگان سے اظہار ہمدردی فرمایا اور خاص دعا کی۔ اس کے بعد جنازہ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں مرحوم کو قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا قبر تیار ہونے پر ڈاکٹر محمد احمد صاحب نے دعا کرائی۔ آپ نے اپنے پس ماندگان میں پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ لڑکوں میں ڈاکٹر ملک ممتاز احمد صاحب، ملک منور احمد صاحب۔ لفٹننٹ کرنل اعجاز احمد صاحب ملک ذکا احمد صاحب اور ملک سلیم احمد صاحب وکیل لاہور شامل ہیں۔ قمر النساء (بی اے بی ٹی) اور ضیاء النساء (ایم اے) لیکچرار گورنمنٹ گرلز کالج سرگودہا آپ کی صاحبزادیاں ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی طاقت عطا فرمائے۔ (آمین)

موعود عطایا فضل عمر فاؤنڈیشن کی ادائیگی میں مخلصین کا قابل تقلید نمونہ

محترم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی کا وعدہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے بیس ہزار روپیہ کی گرانقدر رقم کا تھا جو حضور پر نور کی اتنائی تحریک پر حضور کی خدمت میں محترم شیخ صاحب نے پیش کیا تھا۔ فاؤنڈیشن کے سال اوّل میں اس کا ایک تہائی حصہ آپ نے ادا فرما دیا تھا۔ اب دوسرا سال ختم ہونے سے پیشتر باقی کل رقم ادا فرما کر اپنا وعدہ بیس ہزار روپیہ کا مکمل طور پر ادا فرما دیا ہے۔ جزاہ اللہ خیرا احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے کاروبار میں برکت دے اور دینی اور دنیوی نعمتوں سے نوازے اور اپنی رضا سے متمتع فرمائے۔ آمین۔

۲۔ محترم ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دارالصدر غربی ربوہ کا وعدہ تین صد روپیہ کا تھا۔ آپ نے اس وعدہ سے دو صد روپیہ زائد یعنی پانصد روپیہ ادا فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنا برکات اور انعامات سے حصہ وافر عطا فرما دے۔ آمین،

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ٹنڈر نوٹس

کیئرز ہسپتال پی ڈبلیو آر لاہور کے انڈور مریضوں کے لئے یکم جولائی ۶۸ء سے ایک سال کے واسطے بغیر پکی ہوئی خوراک مع ایندھن کی سپلائی کے سلسلہ میں سربمہر ٹنڈرز مطلوب ہیں۔ خوراک کا شیڈول اور ٹنڈر فارمز میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کیئرز ہسپتال لاہور کے دفتر میں پانچ روپے فی فارم کے حساب سے برائے فروخت دستیاب ہیں۔ ٹنڈرز کے ہمراہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کی طرف سے جاری شدہ زرضمانت کی ایک ہزار روپیہ کی رسید بھی داخل کی جائے۔ ٹنڈرز ۱۷ر جون ۶۸ء کو دس بجے کھولے جائیں گے۔ ٹنڈرز کی فروخت ۱۵ر جون ۶۸ء کو ۹ بجے صبح بند کر دی جائے گی۔

۱۱۸۴ (۷) ۱۵۶۲

احمدی اطباء کی فوری توجہ کے لئے

جیسا کہ اطباء کو معلوم ہے کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن کے ممبران کے انتخابات جلد ہی ہونے ہیں۔ اس سلسلہ میں جملہ احمدی اطباء کے مکمل پتے درکار ہیں مہربانی فرما کر اعلان ہذا پڑھتے ہی تمام احمدی اطباء اپنے مکمل پتہ سے خاکسار کو مطلع فرما دیں۔ (حکیم خورشید احمد صدر آل پاکستان احمدیہ طبی ایسوسی ایشن۔ ربوہ)